

(امیر اہل سنت والجماعت کی کتاب ”فیضانِ رمضان“ سے لئے گئے مواد کی پہلی قسط)



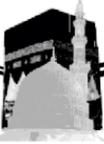
# انوارِ فیضانِ رمضان



- ماہِ نزولِ قرآن 02
- جنت میں آقا ﷺ کے بڑوں کی بشارت 12
- مہینوں کے نام کی وجہ 02
- بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں 15
- رمضان المبارک کے چار نام 08

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، ہدایتی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو ہدایت  
محمد الیاس عطار قادری رضوی

تاسیسات  
الجماعت



فَرَمَانِ مُصَظَّلَةً عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَجْعَلْ رَأْيَهُ مَرْتَبَةً رَدَّهَا إِلَى اللَّهِ اسْأَلَهُ مِنْ رَحْمَتِي يَجْعَلُهَا لِي مِنْ نِعْمَتِي لَيْسَ لِي بَعْدَ ذَلِكَ نِعْمَةٌ تَنْبَغِي لِي كَمَا تَبَغِي لِي. (ترمذی)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## فَضَائِلُ رَمَضَانَ شَرِيفٍ

شیطان لاکھ سستی دلائے مگر آپ ہمت کر کے فیضانِ رمضان (ہر سال شعبانِ المعظم میں) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے۔

دُرُودُ شَرِيفِ كِي فَضِيْلَتِهَا  
اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ  
کا فرمانِ تقرب نشان ہے: بے شک بروز قیامت لوگوں میں سے میرے

(ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُودِ شَرِيفِ كِي پڑھے۔

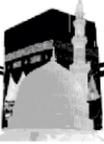
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدائے رحمن عزوجل کے کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں ماہِ رَمَضَانَ جیسی  
عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا۔ ماہِ رَمَضَانَ کے فیضان کے کیا کہنے! اس کی تو ہر گھڑی رحمت بھری ہے، رَمَضَانَ المبارک  
میں ہر نیکی کا ثواب 70 گنا یا اس سے بھی زیادہ ہے۔ (مرآة ج ۳ ص ۱۳۷) نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب  
70 گنا کر دیا جاتا ہے، عرش اٹھانے والے فرشتے روزہ داروں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ  
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق: ”رَمَضَانَ کے روزہ دار کیلئے مچھلیاں اِطْفَار تک دُعاے مغفرت کرتی رہتی ہیں۔“

(التَّوْبَةُ وَالتَّهْلِيكُ ج ۲ ص ۵۵ حدیث ۶)

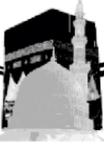






ڈنڈل میں دھسنے ہوئے ایک فن کار کی ”مدنی بہار“ سُننے جسے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے رحمتِ الہی سے مدنی رنگ چڑھا دیا اور اس کی ناپینا بھانجی کو بیٹا بنا دیا! چنانچہ اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی فن کار تھے، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کے اندر زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جا رہے تھے، قلبِ ودماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے تھے کہ نہ نماز کی توفیق تھی نہ گناہوں کا احساس۔ صحراے مدینہ باب المدینہ کراچی میں باب الاسلام سطح پر ہونے والے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (۱۴۲۴ھ-2003ء) میں حاضری کیلئے ایک زمے دار اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! انہیں اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر رقت انگیز دُعا میں انہیں اپنے گناہوں پر بہت زیادہ ندامت ہوئی، وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مل گیا اور انہوں نے رقص و سُرود (سُرود) کی محفلوں سے توبہ کر لی اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیا۔

بتاریخ 25 دسمبر 2004ء مدنی قافلے میں سفر پر روانگی کے وقت انہیں چھوٹی بہن کا فون آیا، انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں اپنے یہاں ہونے والی ناپینا بھانجی کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا: ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اس کی آنکھیں روشن نہیں ہو سکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدے سے ہلک ہلک کر رونے لگی۔ ان اسلامی بھائی نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ اِنَّ شَاءَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں دعا کروں گا۔ انہوں نے مدنی قافلے میں خود بھی دعائیں کیں اور مدنی قافلے والے عاشقانِ رسول سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مدنی قافلے سے پلٹے تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن نے فون پر خوش خوشی یہ خبر فرحت اثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری ناپینا بھانجی منہک کی آنکھیں روشن ہو گئی ہیں اور ڈاکٹر زتعجب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے ہو گیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ انہیں باب المدینہ کراچی میں علاقائی مشاورت کے ایک رکن کی حیثیت سے



فروانِ مُصطَفٰی عَلٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: حجھ پر درود پڑھا کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لیے نوروگاہ (فردوسِ الاخیار)۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں بھی حاصل ہوئیں۔

آنہوں سے نہ ڈر، رکھ کر م پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافلے میں چلو  
آپ کو چارہ گر، نے گوماپوس کر بھی دیامت ڈریں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے۔ اس کے دامن میں  
آکر معاشرے کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد با کردار بن کر سنتوں بھری باعزت زندگی گزارنے لگے نیز مدنی  
قافلوں کی مدنی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔ جس طرح مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے بعضوں کی دنیوی  
مصیبت رخصت ہو جاتی ہے، اِن شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اسی طرح تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، سراپا رحمت، شفیعِ اُمّتِ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت سے آخرت کی مشقت بھی راحت میں ڈھل جائے گی۔

ٹوٹ جائیں گے تہنگاروں کے فوراً قید و بند

حشر کو کھل جائے گی طاقت رسولِ اللہ کی (حدائقِ بخشش ص ۱۵۳)

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالمیان،

پانچ خصوصیاتِ اکرامیہ

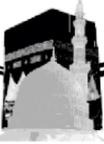
سلطانِ دو جہان، شہنشاہِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ذی شان  
ہے: میری اُمّت کو اور رمضان میں پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں: ﴿۱﴾ جب رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ كَا

پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ رحمت فرمائے اُسے کبھی بھی

عذاب نہ دے گا ﴿۲﴾ شام کے وقت ان کے مُنہ کی بو (جو بھوک کی وجہ سے ہوتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے

﴿۳﴾ فرشتے ہر رات اور دن ان کے لئے مغفرت کی دُعائیں کرتے رہتے ہیں ﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ جَنَّت کو حکم فرماتا ہے: ”میرے (نیک)

بندوں کیلئے مُزْنِیْن (مَزْنِیْن یعنی راست) ہو جو عقرب و دودنیا کی مشقت سے میرے گھر اور کرم میں راحت پائیں گے“ ﴿۵﴾ جب



ماہِ رَمَضانِ کی آخری رات آتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ قوم میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا وہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ہے؟ ارشاد فرمایا: ”نہیں، کیا تم نہیں دیکھتے کہ مزدور جب اپنے کاموں سے فارغ ہو جاتے ہیں تو انہیں اجرت دی جاتی ہے۔“

(شُعْبُ الْاِیْمَانِ ج ۲ ص ۳۰۳ حدیث ۳۶۰۳)

**صَغِيرَةٌ كِنَانًا هِيَ كَالْكَفَّارَةِ**

حضرت سَيِّدُنا ابُو بَرزِیْہِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے مروی ہے: حضورِ پُرْنور، شافعِ یَوْمِ النَّشُورِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ پُرْمُور ہے:

”پانچویں نمازیں اور جُمُعہ اگلے جمعے تک اور ماہِ رَمَضانِ اگلے ماہِ رَمَضانِ تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔“

(مسلم ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۳)

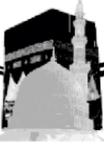
**كُلُّ شَيْءٍ اِطْرَاقُ اِسْمَانٍ**

وا لَمُصْطَفَى صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضانِ کیا ہے تو میری اُمت تشکر کرتی کہ کاش! پورا سال رَمَضانِ ہی ہو۔“

(ابن خُرَیْمہ ج ۳ ص ۱۹۰ حدیث ۱۸۸۶)

**مَا اَقْبَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم كَالاِبْتِغَاءِ جَنَّتِ نَشَانِ**

حضرت سَيِّدُنا سَلْمَانِ فَارِسِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ”محبوبِ رَحْمٰن، سرورِ دُیَّانِ، رَحْمَتِ عَالَمِیَانِ، کَلِّی مَدَنِی سُلْطَانِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شَعْبَانَ کے آخری دن بیان فرمایا: ”اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا بَرکَت والا مہینا آیا، وہ مہینا جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس (ماہِ مہارک) کے روزے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیامِ مُطْلُوع (یعنی سنت) ہے، جو اس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے



فرمانِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے حج پر ایک بار زور پاک پر حال اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(مسلم)

میں فَرَض ادا کیا اور اس میں جس نے فَرَض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں 70 فَرَض ادا کیے۔ یہ مینا صَبْر کا ہے اور صَبْر کا ثواب جَنَّت ہے اور یہ مینا مَأْسَا ت (یعنی نِجْوَ اری اور بھلائی) کا ہے اور اس مینے میں مومن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو اِطْفَار

کرائے اُس کے گناہوں کے لئے مَغْفِرَت ہے اور اُس کی گُردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس اِطْفَار کرانے والے کو ویسا ہی

ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا، بغیر اس کے کہ اُس کے اَجْر میں کچھ کمی ہو، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم میں سے ہر شَخْص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِطْفَار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اِرشاد فرمایا: اللہ تَعَالٰی یہ ثواب تو اُس شَخْص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ اِطْفَار کروائے اور جس

نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اُس کو اللہ تَعَالٰی میرے خوض سے پلائے گا کہ کبھی یہاں نہ ہوگا، یہاں تک کہ جَنَّت میں داخل ہو جائے۔

یہ وہ مینا ہے کہ اس کا اَوَّل (یعنی ابتدائی دن دن) رحمت ہے اور اس کا اَوَّل (یعنی درمیانی دن دن) مَغْفِرَت ہے اور اَخْر (یعنی آخری دن دن)

جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مینے میں تَخْفِيف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ تَعَالٰی اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد

فرمادے گا۔ اس مینے میں چار باتوں کی کثرت کرو، ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے اور بقیہ

دو سے تمہیں بے نیازی نہیں۔ پس وہ دو باتیں جن کے ذریعے تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرو گے وہ یہ ہیں: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾

کی گواہی دینا ﴿۲﴾ استغفار کرنا۔ جبکہ وہ دو باتیں جن سے تمہیں غنا (یعنی بے نیازی) نہیں وہ یہ ہیں: (۱) اللہ تَعَالٰی سے جَنَّت طَلَب

کرنا (۲) جہنم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرنا۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۳۶۰۸، ابن حُرَیْم ج ۳ ص ۱۹۲ حدیث ۱۸۸۷)

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! ابھی جو حدیثِ پاک بیان کی گئی اس میں ماہِ رَمَضَانَ المبارک کی رحمتوں، بَرَکاتوں

اور عظیموں کا خوب خوب تذکرہ ہے۔ اس ماہِ مبارک میں کلمہ شریف زیادہ تعداد میں پڑھ کر اور بار بار اِسْتِغْفَار یعنی خوب

توبہ کے ذریعے اللہ تَعَالٰی کو راضی کرنے کی سعی (کوشش) کرنی ہے اور اللہ تَعَالٰی سے جَنَّت میں داخلے اور جہنم سے

پناہ کی بہت زیادہ التجائیں کرنی ہیں۔





پھر سحری کھانا بھی عبادت، اَلْعُرْض ہر آن میں خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی شان نظر آتی ہے۔

﴿۳﴾ رَمَضَانَ ایک بھٹی ہے جیسے کہ بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر استعمال کے لائق کر دیتی ہے، ایسے ہی ماہِ رَمَضَانَ نگہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔

﴿۴﴾ رَمَضَانَ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گنا ملتا ہے۔

﴿۵﴾ بعض علما فرماتے ہیں کہ جو رَمَضَانَ میں مرجائے اُس سے سوالاتِ قَبْرِ بھی نہیں ہوتے۔

﴿۶﴾ اِس مَیْنِہِ یَوْمِ شَبِّ قَدَّرَہِ، گزشتہ آیت (یعنی پارہ 2 سورۃُ الْبَقَرَةِ آیت 185) سے معلوم ہوا کہ قرآنِ رَمَضَانَ میں آیا اور دوسری جگہ فرمایا:

اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾

تَرْحَمَہُ کَنْزُ الْاِیْمَانِ: بے شک ہم نے اسے شبِ قدر

میں اتارا۔ (پ: ۳۰، القدر: ۱)

دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ شبِ قدرِ رَمَضَانَ میں ہی ہے اور وہ غالباً ستائیسویں شب ہے، کیونکہ لَیْلَةُ الْقَدْرِ میں نو حروف ہیں اور یہ لفظ سورۃِ قدر میں تین بار آیا۔ جس سے ستائیس حاصل ہوئے معلوم ہوا کہ وہ ستائیسویں شب ہے۔

﴿۷﴾ رَمَضَانَ میں دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جنت آراستہ کی جاتی ہے، اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے اِن دنوں میں نیکیوں کی زیادتی اور گناہوں کی کمی ہوتی ہے جو لوگ گناہ کرتے بھی ہیں وہ نَفْسِ اَنَارِہِ یا اپنے ساتھی شیطان (ہمزاد) کے بہکانے سے کرتے ہیں۔

﴿۸﴾ رَمَضَانَ کے کھانے پینے کا حساب نہیں۔ (یعنی سحر و انظار کے کھانے پینے کا)

﴿۹﴾ قیامت میں رَمَضَانَ و قرآنِ روزہ دار کی شفاعت کریں گے کہ رَمَضَانَ تو کہے گا: مولیٰ (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے اسے



دن میں کھانے پینے سے روکا تھا اور قرآنِ عَرَض کرے گا کہ یارب (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے اسے رات میں تلاوت و تراویح کے ذریعے سونے سے روکا۔

﴿۱۰﴾ حُضُور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ مِیْنِ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے، ربِ عَزَّوَجَلَّ بھی رَمَضَانَ مِیْنِ جہنمیوں کو چھوڑتا ہے، لہذا چاہئے کہ رَمَضَانَ مِیْنِ نیک کام کئے جائیں اور لٹنا ہوں سے بچا جائے۔

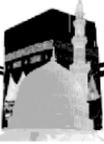
﴿۱۱﴾ قرآنِ کریم میں صرف رَمَضَانَ شَرِیْفِی ہِیْ کا نام لیا گیا اور اسی کے فضائل بیان ہوئے، کسی دوسرے مہینے کا نہ صراحتاً نام ہے نہ ایسے فضائل۔ مہینوں میں صرف ماہِ رَمَضَانَ کا نام قرآنِ شَرِیْفِی مِیْنِ لیا گیا۔ عورتوں میں صرف بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام قرآنِ مِیْنِ آیا۔ صحابہ میں صرف حضرت (سیدنا) زید اسحاق حارثہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا نام قرآنِ مِیْنِ لیا گیا جس سے ان تینوں کی عَظَمَتِ معلوم ہوئی۔

﴿۱۲﴾ رَمَضَانَ شَرِیْفِی مِیْنِ اِفْطَارِ اور سَحْرِی کے وَقْتِ دُعَا قبول ہوتی ہے یعنی اِفْطَارِ کرتے وَقْتِ اور سَحْرِی کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔

﴿۱۳﴾ رَمَضَانَ مِیْنِ پانچ حُرُوفِ ہِیْنِ رَم، ض، ا، ن۔ سے مُرَادِ رَحْمَتِ اِلهِی، مِیْمِ سے مُرَادِ مَحَبَّتِ اِلهِی، ض سے مُرَادِ ضَمَانِ اِلهِی، اَلْفِ سے اَمَانِ اِلهِی، ن سے نُورِ اِلهِی۔ اور رَمَضَانَ مِیْنِ پانچ عِبَادَاتِ خُصُوصِی ہوتی ہیں: روزہ، تراویح، تلاوتِ قرآن، اعتکاف، شبِ قَدْرِ مِیْنِ عِبَادَاتِ۔ تُوْجُوْکُوْی صَدَقِ وِل سے یہ پانچ عِبَادَاتِ کرے وہ اُن پانچ اِثْمَامُوْلِ کَامُشْتَقِ ہے۔

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ



فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر حج و عمرہ میں بارگاہِ پاک پر احرام سے قیامت کے دن میری شفاعت طلبی۔ (مجمع الزوائد)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، مُرُو قَلْب و سیدہ، فضلِ نجینہ، صاحبِ مُعْطَر

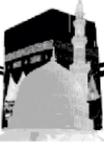
پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: بے شک جنتِ سال کے شروع سے اگلے سال تک رَمَضانُ الْمَبَارَک کے لئے سجائی جاتی ہے۔ اور فرمایا: رَمَضانُ شریف کے پہلے دن جنت کے درختوں کے پتوں سے بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں پر ہو جلتی ہے اور وہ عرض کرتی ہیں: ”اے پروردگار! عَزَّوَجَلَّ! اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو ان کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔“ (شُعَبُ الْاِيْمَانِ ج ۳ ص ۳۱۲ حدیث ۳۶۲۳)

مفسرِ شہیرِ حکیمُ الْأُمْت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْعَالَمِینِ سال تک رمضان کیلئے سجائی جاتی ہے“ کے تحت مرآة جلد 3 صفحہ 142 تا 143 پر فرماتے ہیں: یعنی عید الفطر کا چاند نظر آتے ہی، اگلے رمضان کے لیے جنت کی آرائشی (یعنی سجاوت) شروع ہو جاتی ہے اور سال بھر تک فرشتے اسے سجاتے رہتے ہیں جنت خود سچی سجائی پھر اور بھی زیادہ سجائی جائے، پھر سجانے والے فرشتے ہوں، تو کیسی سجائی جاتی ہوگی، اس کی سجاوت ہمارے وہم و گمان سے ورا ہے، بعض مسلمان رمضان میں مسجدیں سجاتے ہیں، وہاں قلعی چونا کرتے ہیں، جھنڈیاں لگاتے، روشنی کرتے ہیں ان کی اہم یہی حدیث ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! جنت کی عظمت کی تو کیا ہی بات ہے! کاش! ہمیں بے حساب بخش دیا جائے اور جنتِ الْفِرْدَوْس میں مدینے والے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، و دعوتِ اسلامی اہل حق کی مدنی تحریک ہے، اس سے ہر دم وابستہ رہئے،





خوش نصیب عاشقانِ رسول کو بشارتِ عظمیٰ مبارک ہو! اللہ ربُّ العِزَّةِ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے تو ہی اُمید ہے کہ جن بچتوروں کیلئے یہ مَدَنی خواب دیکھا گیا ہے اِنَّ مَشَاءَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ كَاخْتَمَهُ اِيْمَانٌ پُرہوگا اور وہ مَدَنی آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نُفْلِ حَسَنَاتِ الْفِرْدَوْسِ میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا پڑوس پائیں گے۔ تاہم یہ یاد رہے! کہ غیرِ نبی جو خواب دیکھے وہ شَرَّمَا حُبَّتْ (یعنی دلیل) نہیں ہوتا، خواب کی بشارت کی بنیاد پر کسی کو یقینی طور پر حَقَّتُّ نہیں کہا جاسکتا۔

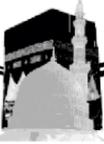
اِذْن سے تیرے نہرِ حشر کہیں کاش! حَضُور

ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یارب (سائل بخشش ص ۸۶)

حضرت سیدنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ دیشان، مکی مَدَنی سلطان، برحمتِ عالمیان، محبوبِ رَحْمٰن صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحْمَتِ اِنْشَان ہے: ”رمضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُحُوحِ صَادِقِ تَمَكِّ اِيْمَانَوِي (یعنی اعلان کرنے والا فرشتہ) یہ ندا (اعلان) کرتا ہے: اے بھلائی طلب کرنے والے! ارادہ پختہ کر لے اور خوش ہو جا، اور اے بُرائی کا ارادہ رکھنے والے! بُرائی سے باز آ جا۔ ہے کوئی مُغْفِرَتِ كَا طَلَبْ گار! کہ اُس کی طَلَب پوری کی جائے۔ ہے کوئی تَوْبَةَ كَرْنِے والا! کہ اُس کی تَوْبَةَ قَبُولِ كِي جائے۔ ہے کوئی دُعَا مَلَكْتِے والا! کہ اُس کی دُعَا قَبُولِ كِي جائے۔ ہے کوئی سَأَلْ! کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللّٰهُ تَعَالَى رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ كِي ہر شب میں اِظْهَارِ كِے وَقْتِ سَاٹھ ہزار اُتْمَاہ گاروں کو دوزخ سے آزا فرماتا ہے اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر اُتْمَاہ گاروں كِي بخشش كِي جَاتِي ہے۔“

(شُعْبُ الْاِيْمَانِ ج ۳ ص ۳۰۴ حدیث ۳۶۰۶)

دینے کے دیوانوں رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ كِي جَلْوہ گری تو کیا ہوتی ہے، ہم غریبوں کے دارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ اللّٰهُ تَعَالَى كِے فَضْلِ و كَرَمِ سے رَحْمَتِ كِے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور حُوبِ مَغْفِرَتِ كِے پَر وائے تقسیم ہوتے ہیں۔ کاش! ہم اُنْبُہ كَاروں كو نُفْلِ مَآہِ رَمَضَانَ، نہرِ رُكُونِ و مَكَانِ، مکی مَدَنی سلطان، رَحْمَتِ عَالَمِيَانِ، محبوبِ رَحْمٰن



صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَرَمَتْ بَهْرُهُ بَاتِصُولِ جَهَنَّمَ سَهْرَانِي كَا پَرَوَانِ مَلْ جَائے۔ اِمَامِ اَبْلِ سُنْتِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ بَارِگَهِ رَسَالَتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلِ عَرَضِ كَرْتِے هِيں:

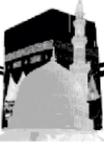
تمنا ہے فرمائیے روزِ محشر

یہ تیری رہائی کی چٹھی ملی ہے (صحابی بخشش ص ۱۸۸)

سمرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جب رَمَضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللهُ تَعَالَى اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللهُ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کی طرف نظر فرمائے تو اُسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب اٹھیسویں رات ہوتی ہے تو مینے بھر میں جتنے آزاد کیے اُن کے مجموعے کے برابر اُس ایک رات میں آزاد فرماتا ہے۔ پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے، ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللهُ عَزَّوَجَلَّ اپنے نور کی خاص ننگی فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے: ”اے گروہِ کلامک! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے کام پورا کر لیا؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں: ”اُس کو پورا پورا اجر دیا جائے۔“ اللهُ تَعَالَى فرماتا ہے: ”میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔“ (جَمَعُ الْجَوَابِ ج ۱ ص ۴۵ حدیث ۲۵۲۶)

حضرت سَيِّدُ تَاعِبِ اللّٰهِ ابنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ مَسْجُوبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَاشِدِينَ ہے: ”الله عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضان میں روزانہ

اِنطار کے وقت دس لاکھ ایسے گنہگاروں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر اُنہا ہوں کی وجہ سے جہنم واجب ہو چکا تھا، نیز شبِ جُمُعہ اور روزِ جُمُعہ (یعنی جمعرات کو غروبِ آفتاب سے لے کر جمعہ کو غروبِ آفتاب تک) کی ہر گھڑی میں ایسے دس لاکھ گنہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو عذاب کے حقدار قرار دیے جا چکے ہوتے ہیں۔“ (الْفَرْدُوسُ بِأَثَوْرِ الْخَطَابِ ج ۳ ص ۳۲۰ حدیث ۴۹۶۰)



فَإِنَّ فَضْلَهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ مِائَةِ رُزُوقٍ أَوْ كَثُرَتْ كَرْمَةُ خَلْقِ تَبَارَكٌ بِرُزُوقِ بَاطِنِهَا لَمْ يَكُنْ كَرِيمًا عَظِيمًا (ابن ماجہ)

عاشقانِ رمضان! ایمان کردہ احادیث مبارکہ میں ربُّ الأنام عَزَّوَجَلَّ کے کس قدر عظیم الشان انعام واکرام کا ذکر ہے۔ اے کاش!

اللَّهُ تَعَالَى ہم گنہگاروں کو بھی مغفرت یافتگان میں شامل کر لے۔ اٰمِیْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عصیاں سے کبھی ہم نے کنارہ نہ کیا  
پر تُو نے دل آزرده ہمارا نہ کیا

ہم نے تُو جہنم کی بہت کی تجویز  
لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

حضرت سیدنا ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ  
خُرُوجِ مِیْنِ کُشَادِیْ کَرُوْا  
عالمیساں، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سَلَّمَ کا فرمانِ بَرَکات نشان ہے: ”ماہِ رَمَضَانَ میں (گھروالوں کے) خُرُوجِ مِیْنِ کُشَادِیْ کی روک ٹوک ماہِ رَمَضَانَ میں خُرُوجِ کرنا اللہ تَعَالَى

کی راہ میں خُرُوجِ کرنے کی طرح ہے۔“ (فضائل شہرِ رمضان مع موسوعۃ ابنِ اَبی النُّعْمَانِ ج ۱ ص ۳۶۸ حدیث ۲۴)

بھلائی ہی بھلائی  
امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا  
کرتے: ”اُس مہینے کو خوش آمدید جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔ پورا

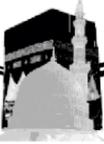
رمضان خیر ہی خیر (یعنی بھلائی ہی بھلائی) ہے دن کا روزہ ہو یا رات کا قیام، اس مہینے میں خُرُوجِ کرنا جہاد میں خُرُوجِ کرنے کا

دَرَجَر رکھتا ہے۔“ (تثبیۃ الغافلین ص ۱۷۷)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم،  
شاد و آدم و بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعْظَم ہے: ”جب رَمَضَانَ شریف

کی پہلی رات آتی ہے تو عرشِ عظیم کے نیچے سے مَیْضِرَہ (م۔ٹی۔رہ) نامی ہوا چلتی ہے

جو جنت کے درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے، اس ہوا کے چلنے سے ایسی دلکش آواز بلند ہوتی ہے کہ اس سے بہتر آواز آج تک



کسی نے نہیں سنی۔ اس آواز کو ن کر بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ظاہر ہوتی ہیں یہاں تک کہ جنت کے بلند تختات

پر کھڑی ہو جاتی ہیں اور کہتی ہیں: ”ہے کوئی جو ہم کو اللہ تعالیٰ سے مانگ لے کہ ہمارا نکاح اُس سے ہو؟“ پھر وہ حوریں

داروغہ جنت (حضرت رضوان عَلَیْہِ السَّلَام) سے پوچھتی ہیں: ”آج یہ کیسی رات ہے؟“ (حضرت رضوان

عَلَیْہِ السَّلَام) جواباً تَلْبِیْہ (یعنی تَلِیْک) کہتے ہیں، پھر کہتے ہیں: ”یہ ماورِ مَضان کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے

اُمّتِ مُحَمَّدٍ عَلٰی صَاحِبِہِ السَّلَام کے روزے داروں کیلئے کھول دیئے گئے ہیں۔“ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۰ حدیث ۲۲)

منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْم اللہ عَلٰی نَبِیْنَا

عَلِیْہِ السَّلَام سے فرمایا: میں نے اُمّتِ مُحَمَّدٍ (علی صَاحِبِہَا

السَّلَام) کو دو نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دو اندھیروں کے ضرر (یعنی نقصان) سے محفوظ رہیں۔ حضرت سیدنا موسیٰ

کَلِیْم اللہ عَلٰی نَبِیْنَا عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! وہ دو نور کون کون سے ہیں؟ ارشاد ہوا: ”نورِ مَضان

اور نورِ قرآن۔“ حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْم اللہ عَلٰی نَبِیْنَا عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: دو اندھیرے کون کون سے

ہیں؟ فرمایا: ”ایک قبر کا اور دوسرا قیامت کا۔“

(ذُرَّةُ النَّاصِحِیْنَ ص ۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینے کے سلطان، سردارِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان

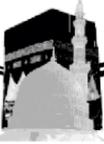
ہے: روزہ اور قرآن بندے کیلئے قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: ”اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا،

میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما،“ قرآن کہے گا: ”میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شفاعت اس کے لئے قبول

کر۔“ پس دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۵۸۶ حدیث ۶۶۲۷)



حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ تاملدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوش گوار ہے: ”جس نے مَکَّہِ مَکْرَمَہ میں ماہِ رَمَضَانَ کے لئے اور جگہ پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا نیسّر آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے اور جگہ

## لَا تُكْفِرُ بِكُمْ وَلَا تُجِزُ بِكُمْ فِي ذَلِكُمْ لَكُمْ فِي رَمَضَانَ كَثِيرٌ مِّنَ الثَّوَابِ

کے ایک لاکھ رَمَضَانَ کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات میں نیکی لکھے گا۔“ (ابن ماجہ ج ۳ ص ۲۳ حدیث ۳۱۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لیب، ہم گناہوں کے مریضوں کے طبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِیَارِ اِلَادَاتِ مَکَّہِ مَکْرَمَہ زائِعًا لِّلذَّنِّ وَالرِّفَا وَتَعْظِيمًا ہے۔ اللہ تَعَالٰی نے اپنے حبیبِ مَکْرَمَہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے

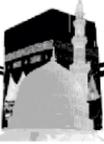
## كَأَنَّ فِي رَمَضَانَ كَثِيرٌ مِّنَ الثَّوَابِ

صَدَقَہ میں غلامانِ مُصطَفٰی پر کس قدر لطف و کرم فرمایا ہے! اے کاش! ہمیں بھی مَکَّہِ مَکْرَمَہ زائِعًا لِّلذَّنِّ وَالرِّفَا وَتَعْظِيمًا میں ماہِ رَمَضَانَ گزارنے کی عظیم سعادت نصیب ہو جائے اور اُس میں خوب عبادت کی بھی توفیق ملے اور پھر ماہِ رَمَضَانَ گزار کر فوراً ہی عید منانے کیلئے اپنے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مُصطَفٰی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہِ ضیاء پر حاضر ہو جائیں اور وہاں پر رور و کر ”عیدی“ کی بھیک مانگیں اور سبز سبز گنبد کے مَکَلِّین، رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رحمت جوش پر آجائے اور اے کاش! سرکارِ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گہر بار سے ہم گنہگار بطور ”عیدی“ بے حساب مَغْفِرَتِ کی بشارت پانے کی سعادت پالیں۔

یا نبی! عَطَّارِ کُو جَنَّتِ میں دے اپنا جوار

وایرطہ صدیق کا جو تیرا یار غار ہے (وسائلِ بخشش ص ۴۸۰)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ



فرمانِ فیصلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو لوگ اپنی مجلس سے اللہ کے ذکر اور نبی پر فخر و شریف پڑھے بغیر اٹھ گئے تو وہ پودا ہوا مردار ہے اٹھے۔ (عب ۱۱۰)

**اقا صلی اللہ علیہ وسلم**  
**پر کمر بستہ ہو جائے**

۱۰۶ ام المؤمنین حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رمضان آتا تو شہنشاہِ نبوتؐ، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیس دن نماز اور نیند کو ملاتے تھے پس جب آخری عشرہ ہوتا تو اللہ عزوجل کی

عبادت کیلئے کمر بستہ ہو جاتے۔

(مسند امام احمد ج ۹ ص ۳۳۸ حدیث ۲۴۴۴)

**اقا صلی اللہ علیہ وسلم**  
**خوب دعا میں مانگتے تھے**

۱۰۷ ایک اور روایت میں فرماتی ہیں: جب ماہِ رمضان تشریف لاتا تو حضورِ اکرمؐ، نورِ مجسمؐ، شاہِ آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا رنگ مبارک متغیّر (یعنی تبدیل) ہو جاتا اور نماز کی کثرت فرماتے اور خوب دعائیں مانگتے۔

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۲ ص ۳۱۰ حدیث ۳۶۲۵)

**اقا صلی اللہ علیہ وسلم**  
**خوب خیرات کرتے تھے**

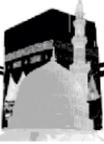
۱۰۸ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”جب ماہِ رمضان آتا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر قیدی کو رہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۲ ص ۳۱۱ حدیث ۳۶۲۹)

**ماکیا قادی کی حیاتیٹ ہری لکے**  
**دور میں قیدی ہوتے تھے**

۱۰۹ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ بیان کردہ حدیث پاک کے حصے: ”ہر قیدی کو رہا کر دیتے“ کے تحت مرآة جلد 3 صفحہ 142 پر فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ یہاں قیدی سے مراد وہ شخص ہے جو حق اللہ یا حق العبد (یعنی بندے کے حق)

میں گرفتار ہو اور آزاد فرمانے سے اس کے حق ادا کر دینا یا کرا دینا مراد ہے۔



فروانِ مُصطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے حج پرہرہ، زکوٰۃ اور روزہ و پاک بڑھا اس کے دو سال کے کارنامے ہوں گے۔ (بخاری ج ۱)

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لوگوں میں سب سے بڑھ کر سختی تھے اور رمضان شریف میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (خصوصاً) بہت زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔ جبرئیل امین عَلَیْهِ السَّلَام رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ كِي ہرات میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے اور رسول کریم، رُءُوفٌ رَحِيمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ النَّبِیِّوۃِ وَالتَّنَبُّیِّہِ ان کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دور فرماتے۔ جب بھی حضرت جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آتے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر (یعنی بھلائی) کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔“

ہاتھ اٹھا کر ایک ٹکڑا اے کریم!  
ہیں تجھی کے مال میں حقدار ہم (صالح بخش شریف ص ۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

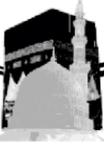
حضرت سیدنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی فرماتے ہیں: ”ماورِ رَمَضَانَ میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماورِ رَمَضَانَ میں ایک مرتبہ تسبیح کرنا (مُسَبِّحُ اللهِ کہنا) اس ماہ کے علاوہ ایک ہزار مرتبہ تسبیح کرنے (مُسَبِّحُ اللهِ کہنے) سے افضل ہے اور ماورِ رَمَضَانَ میں ایک رُکْعَت پڑھنا غیر رَمَضَانَ کی ایک ہزار رُکْعَتوں سے افضل ہے۔“ (تفسیر بُدْرُ مَشْقُوۃ ج ۱ ص ۴۰۴)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول النور، مدینے کے تاجر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ روح پرور ہے: رَمَضَانَ مِیْنِ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ كَرْنِے والے کو بخش دیا جاتا ہے









فَرمضانُ مُصْطَفَى عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، جَزْمًا بِرَأْيِكُمْ مِنْ 50 رُزْءًا وَرُءِيَاكَ بِرَحْمَةِ نَبِيِّكَ كَيْفَ تَكُونُ مِنْ مَعَارِفِ رُءُوسِ (بُشَى) بَاطِحِ عِلْمِ الْإِسْلَامِ (فقہ عثمانی)

قاہم و حضرت ابراہیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اور چار صاحبزادیاں حضرت زینب و حضرت رقیہ و حضرت ام کلثوم و حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) لیکن بعض مؤرخین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادے عبد اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی ہیں جن کا لقب طیب و طاہر ہے۔ اس قول کی بنا پر حضور عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ کی مقدس اولاد کی تعداد سات ہے یعنی تین صاحبزادگان اور چار صاحبزادیاں۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۶۸۷)

**رَمَضَانَ كَالْبُرِّ وَالْأَنْبِيَاءِ**  
 مُحَمَّدٌ نَامِي أَيْ سَارًا سَالًا تَمَازُنًا بِرَهْتَانًا تَحَا۔ جب پہنٹا اور پانچوں وقت پابندی کے ساتھ نماز پڑھتا اور سال گزشتہ کی قضا نمازیں بھی ادا کرتا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا: تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: یہ مہینہ رحمت، برکت، توبہ اور مغفرت کا ہے، شاید اللہ تعالیٰ مجھے میرے اسی عمل کے سبب بخش دے۔ جب اُس کا انتقال ہو گیا تو کسی نے اُسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اُس نے جواب دیا: ”میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے احترامِ رَمَازَانِ شَرِيفِ بِجَالَانِے کے سبب بخش دیا۔“ (درّة الناصحين ص ۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

**اللَّهُ زَيْبَانُ مَهْمَا**  
 کے فُذْرَدَانِ پر کس ذرّہ مہربان ہے کہ سال کے باقی مہینے چھوڑ کر صرف ماہِ رَمَازَانِ میں عبادت کرنے والے کی مغفرت فرمادی۔ اس حکایت سے کہیں کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ اب تو مَعَادَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ سارا سال نمازوں کی چُھٹی ہوگئی!! حُرْفِ رَمَازَانِ الْمُبَارَكِ میں روزہ نماز کر لیا کریں گے اور سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ پیارے اسلامی بھائیو! دراصل بخشش یا عذاب کرنا یہ سب کچھ اللہ تَعَالَى کی مَشِيتِ پر موقوف ہے،



## نیک نمازی بننے کے لیے

ہر شہر میں اہل حق و سچ کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ﴿سنتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ﴿روزانہ ”فکر مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

**میرا مَدَنی مقصد:** ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی اِنعامات“ پُر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ



فیضانِ مدینہ محلہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net